قرارداد

اتحاد کانفرنس

منعقدہ دہلی

بتاریخ

۲۶ ستمبر لغایت ۲ اکتوبر

سنہ ۱۹۲۴ء

آئی۔ایم۔ایچ۔پریس دہلی

تحریک نمبر ۱

یہ کانفرنس مہاتما جی کے روزہ پر اپنی دلی تشویش اور فکر کا اظہار کرتی ہے یہ کانفرنس زور کے ساتھ اس خیال کا اظہار کرتی ہے کہ ضمیر اور مذہب کی پوری پوری آزادی از حد ضروری ہے۔ یہ کانفرنس عبادتگاہوں کی بے حرمتی کو خواہ وہ کسی مذہب یا ملت کی کیوں نہ ہوں نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور کسی شخص کو اسکی تبدیلی مذہب پر سزا دینے یا تکلیف پہونچانے کو برا سمجھتی ہے۔ یہ کانفرنس کسی مذہب کو جبراً تبدیل کرانے کی کوشش یا بغیر دوسروں کے حقوق کا خیال کرتے ہوئے اپنے مذہبی رسموں کو دوسروں کے حقوق کے پامال کرتے ہوئے برتنے کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔

کانفرنس کے ممبر مہاتما گاندہی کو یقین دلاتے ہیں اور اقرار کرتے ہیں کہ وہ اصول مذکورہ بالا کو عمل میں لانے کی حتی المقدور ہر کوشش کرینگے اور اشتعال کی حالت میں بھی ان اصولوں سے ہٹنے کو برا سمجھینگے۔ یہ کانفرنس پریسیڈنٹ کو اختیار دیتی ہے کہ وہ خود جاکر مہاتما جی سے کانفرنس کی یہ مجموعی خواہش ظاہر کریں کہ مہاتما جی اپنا روزہ فوراً ختم کردیں تاکہ یہ کانفرنس انکی صلاح رہنمائی اور امداد سے فائدہ حاصل کرکے ان ذرائع کو طے کرسکے جس سے وہ برائی جو ملک میں تیزی سے بڑھ رہی ہے پورے طریقہ پر روکی جاسکے۔

تحریک نمبر ۲

یہ کانفرنس ان جھگڑوں اور فسادوں پر جو ہندو اور مسلمانوں میں مختلف جگہوں پر ہندوستان میں ہورہے ہیں اور جنمیں جانیں ضایع ہوئی ہیں جایداد تباہ کی گئی اور جلائی گئی ہے اور مندروں کی بے حرمتی ہوئی ہے افسوس ظاہر کرتی ہے۔ کانفرنس کے خیال میں یہ حرکتیں وحشیانہ اور مذہب کے خلاف ہیں۔ کانفرنس ان لوگوں سے جنکا ان فسادات میں نقصان ہوا ہے اظہار ہمدردی کرتی ہے اس کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ انتقام یا سزا کی غرض سے قانون کو اپنے ہاتھ میں لینا مذہب و قانون کے خلاف ہے اس کانفرنس کی رائے ہے کہ تمام تنازعہ فیہ امور خواہ کسی قسم کے

کیوں نہ ہوں پنچایت کے سامنے پیش کئے جائیں اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو عدالتوں کے ذریعہ سے انکا فیصلہ کرایا جائے۔

تحریک ۳

یہ کانفرنس ایک مرکزی قومی پنچایت مقرر کرتی ہے جس کے ممبروں کی تعداد پندرہ آدمیوں سے زیادہ نہ ہوگی تاکہ وہ مختلف جگہوں پر مختلف اقوام کے مقامی نمایندوں کی صلاح سے لوکل پنچایت قایم کرکے تمام جھگڑوں اور اختلافات کا معہ اُن جھگڑوں کے جو حال میں ہوئے ہیں اور جنکا تصفیہ پنچایت ضروری اور مناسب خیال کرتی ہے تحقیقات تصفیہ کردے۔ اس قومی پنچایت کو اس تحریک پر عمل درآمد کرنے کے لئے قواعد اور قوانین بنانے کا اختیار ہوگا۔

یہ کانفرنس حسب ذیل اصحاب کو مرکزی قومی پنچایت کا ممبر مقرر کرتی ہے۔ اور انہیں اختیار دیتی ہے کہ ۱۵ ممبر کی تعداد پوری کرنے کے لئے اور ممبر اپنے میں شامل کریں۔ یہ ممبران لوکل نمایندے بھی بطور اڈیشنل ممبروں کے شامل کرسکتے ہیں۔

۱ - مہاتما گاندہی۔ سرپنچ - داعی۔
۲ - حکیم اجمل خاں۔
۳ - لالہ لاجپت رائے۔
۴ - مسٹر جی - کے - نریمان۔
۵ - ڈاکٹر ایس - کے - دت۔
۶ - ماسٹر سندر سنگھ لائل پوری۔

تحریک ۴

ہندوستان کی مختلف قوموں کے درمیان بہتر تعلقات کو ترقی دینے کے عام اصولوں کو جنکا اعادہ تحریک ۱ میں کیا گیا ہے دائرہ عمل میں لانے کی غرض کو مدنظر رکھتے ہوئے اور تمام مذاہب اور عقائد و مذہبی رسومات میں باہمی رواداری پیدا کرنے کے لئے یہ کانفرنس اپنی یہ رائے ظاہر کرتی ہے:

(۱) ہر ایک فرد و فرقہ کو پوری آزادی حاصل ہے کہ جس عقیدہ کو چاہے اختیار کرے اور دوسروں کے احساسات اور حقوق کا مناسب احترام کرتے ہوئے اپنے عقائد کا اظہار اور مذہبی رسوم کا اتباع کرے لیکن کسی حالت میں کوئی فرد یا فرقہ کسی دوسرے مذہب کے

بانیوں یا مقدس ہستیوں یا مذہبی اصولوں کو برا کہنے کا مجاز نہ ہوگا۔

(ب) تمام معابدہ خواہ وہ کسی مذہب یا عقیدہ سے تعلق رکھتے ہوں متبرک اور ناقابل تخریب تصور کئے جائینگے اور کسیوجہ سے خواہ وہ اشتعال یا اسی قسم کی مذہبی توہین کا بدلہ کیوں نہ ہوا پر حملہ یا ان کی توہین نہ کی جاسکے گی۔ ہر ایک شہری کا خواہ وہ کسی مذہب یا عقیدہ سے تعلق رکھتا ہو فرض ہوگا کہ اس قسم کے حملہ یا توہین کو جہانتک ہوسکے روکے اور جہاں اس قسم کا حملہ کیا جاچکا ہے یا معابد کی توہین ہوچکی ہے تو اس پر بلا تامل اظہار نفرت کرے۔

(ج) ۱- ہندوؤں کو یہ توقع نہ رکھنی چاہئے کہ باہمی معاہدہ کے علاوہ مسلمانوں کو حق گاؤکشی کے استعمال سے جبراً یا مقامی بورڈوں کو قرارداد یا قانون جماعت ساز کے قانون یا عدالت کے حکم سے روکا جاسکتا ہے۔ ہندوؤں کو اسکے لئے مسلمانوں کے نیک احساس اور دونوں قوموں میں بہتر تعلقات کے قایم ہوجانے پر بھروسہ کرنا چاہئے جسکی وجہ سے ہندوؤں کے جذبات کا مسلمانوں کے دلوں میں زیادہ احترام پیدا ہوگا۔

(۲) مذکورہ بالا دفعہ میں جو کچھ کہا گیا ہے وہ کسی مقامی رواج یا دونوں قوموں کے باہمی معاہدہ پر جو پہلے ہوچکا ہے کوئی اثر نہ ڈالے گا اور اسکو مسترد کریگا اور نہ اسکی وجہ سے کسی ایسی جگہ گاؤکشی کو اجازت ہوگی جہاں پہلے گاؤکشی نہیں ہوئی ہے۔ اس بارہ میں واقعات کے متعلق تمام جھگڑے قومی پنچایت جسکا ذکر تحریک نمبر ۳ میں ہوچکا ہے طے کرے گی۔

(۳) ذبیحہ گاؤ اس طرح ہوگا جس سے ہندوؤں کے مذہبی احساسات کو صدمہ نہ پہونچے۔

(۴) اس کانفرنس کے مسلمان ممبران اپنے ہم مذہبوں سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ گائے کے ذبیحہ کو کم کرنے کی حتی الوسع کوشش کریں۔

د- (۱) مسلمانوں کو یہ توقع نہ رکھنی چاہئے کہ باہمی معاہدہ کے علاوہ وہ مسجدوں کے

قریب یا ان کے سامنے ہندوؤں کے باجہ بجانے کو جبرًا یا عدالت کے حکم سے یا جماعت قانون ساز کے قانون سے یا مقامی بورڈوں کی تحریک سے روک سکتے ہیں۔ مسلمانوں کو ہندوؤں کے نیک احساس پر بھروسہ کرنا چاہیے کہ وہ اُن کے جذبات کا اس معاملہ میں لحاظ رکھیں۔

(۲) مذکورہ بالا دفعہ میں جو کچھ کہا گیا ہے وہ کسی مقامی رواج یا دونوں قوموں کے باہمی معاہدہ پر جو پہلے ہو چکا ہے کوئی اثر نہ ڈالے گا اور نہ اسکو مسترد کرے گا۔ اور نہ اسکی وجہ سے کسی ایسی مسجد کے سامنے باجہ بجانے کا حق ہو گا جہاں ابتک باجا نہیں بجایا گیا ہے۔ اس موخر الذکر مسلہ کے بارے میں اگر کوئی واقعات کے متعلق جھگڑا ہو گا تو اسکا تصفیہ قومی پنچایت کرے گی جس کا ذکر تحریک ۲۔۳ میں گذر چکا ہے۔

(۳) اس کانفرنس کے ہندو ممبران اپنے ہم مذہبوں سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ مسجدوں کے نزدیک اس طرح سے باجہ بجانے سے احتراز کریں جس سے جماعت کی نماز میں خلل واقع ہو۔

۷۔ (۱) مسلمانوں کو یہ توقع نہ رکھنی چاہیے کہ باہمی رضامندی کے علاوہ وہ پوجا کے وقت یا دوسرے موقعوں پر ہندوؤں کو اپنے مکانوں یا مندروں یا دیگر عام جگہوں پر کسی وقت ارتی کرنے یا باجہ بجانے سے جسمیں سنکھ کا بجانا شامل ہے جبرًا یا عدالت کے حکم یا جماعت قانون ساز کے قانون یا مقامی بورڈوں کے قرارداد کے ذریعہ سے روک سکتے ہیں چاہے ایسا مکان مندر یا عام جگہ کسی مسجد کے نزدیک ہی کیوں نہ ہو بلکہ ان کو ہندوؤں کے نیک احساس پر بھروسہ رکھنا چاہیے کہ وہ ان کے اوقات کا لحاظ رکھیں گے۔

(۲) مذکورہ بالا دفعہ میں جو کچھ کہا گیا ہے وہ کسی مقامی رواج یا دونوں قوموں کے آپس کے معاہدہ پر جو پہلے ہو چکا ہے کوئی اثر نہ ڈالیگا اور نہ اس کو مسترد کریگا۔ اگر اس بارے میں واقعات کے متعلق کسی قسم کا جھگڑا ہو تو

اس کا تصفیہ قومی پنچایت متذکرہ دفعہ ۳ کرے گی۔

(و) مسلمانوں کو آزادی ہے کہ وہ اپنے مکانوں میں یا کسی مسجد میں یا کسی عام جگہ پر جو کہ اور قوم کے مذہبی رسوم کے واسطے مخصوص نہ کی گئی ہو اذان دے سکتے ہیں۔ یا نماز ادا کر سکتے ہیں۔

(ز) ۱۔ جبکہ کسی جانور کے جان لینے اور اسکے گوشت فروخت کرنے کی اور بنا پر اجازت ہو تو اسکے جان لینے کے طریقہ پر خواہ جھٹکا ہو یا بلی ہو یا ذبح ہو کوئی اعتراض نہ ہوگا۔

(۲) جہاں کہیں کسی محلہ یا جگہ میں کسی قسم کے گوشت کے فروخت کرنے کے بارے میں کوئی جھگڑا ہو تو وہ جھگڑا اس قومی پنچایت کے ذریعہ سے طے ہوگا جسکا ذکر تحریک نمبر ۳ میں ہو چکا ہے۔

(ح) ہر شخص کو اس امر کی آزادی ہے کہ وہ جو مذہب چاہے اختیار کرے اور جب چاہے اسے ترک کر دے۔ ترک مذہب کی وجہ متروک مذہب کے ماننے والوں کو اسکو سزا دینے یا کسی طرح سے تکلیف پہونچانے کا کوئی حق حاصل نہ ہوگا۔

(ط) ہر شخص اور ہر گروہ کو آزادی ہے کہ وہ دوسرے کو دلائل یا سمجھانے سے اپنے مذہب میں داخل کرے یا اپنے مذہب سے دوسرے مذہب میں گئے ہوئے لوگوں کو پھر اپنے مذہب میں واپس لے لیکن اسکے لئے یہ جائز نہ ہوگا کہ ایسا کرنے یا اس کے روکنے کے لئے دغا بازی یا نا ذریعہ مثلاً مادی لالچ سے کام لے۔ لڑکے یا لڑکیوں کو اپنے والدین جائز یا ولی کے ساتھ تبدیل مذہب کرنے کے علاوہ ۱۶ برس سے کم عمر کے لڑکے یا لڑکیوں کا مذہب تبدیل نہ کرایا جائے۔ اگر غیر مذہب کا آدمی کسی ۱۶ برس سے کم عمر کے لڑکے یا لڑکی کو کہیں اپنے والدین یا ولی سے الگ بھٹکتا ہوا پاوے تو اسے فوراً اس کے ہم مذہبوں کے حوالہ کر دے

کسی مذہب کی تبدیلی یا سابق مذہب میں واپس لانے کے سلسلہ میں کسی قسم کی خفیہ کارروائی سے کام نہیں لینا چاہیے۔

(ی) کوئی قوم دوسری قوم کے کسی فرد کو اپنی زمین پر جو اس کی ملکیت ہے کسی نئے عبادتگاہ کے بنانے سے بجبر نہ روکے گی لیکن یہ عبادتگاہ دوسری قوم کے موجود عبادتگاہ سے مناسب فاصلہ پر ہونی چاہیے۔

تحریک ۵

اس کانفرنس کی رائے میں مبالغہ آمیز واقعات چھاپ کر ایک دوسرے کے مذہب کو برا بھلا کہکر اور ہر ایک طریقہ سے تعصب کو بڑھا کر مختلف قوموں میں کشیدگی زیادہ کرنے کی ذمہ داری ایک طبقہ اخبارات پر ہے جو بالخصوص شمالی ہند میں موجود ہیں۔ یہ کانفرنس ایسی تحریروں پر اظہار نفرت کرتی ہے اور پبلک سے اپیل کرتی ہے کہ ایسے اخباروں اور پمفلٹوں کو مدد نہ دیں۔ یہ کانفرنس مرکزی اور مقامی پنچایتوں کو صلاح دیتی ہے کہ ایسی تحریروں کی نگرانی کریں اور وقتاً فوقتاً صحیح خبریں بغرض اطلاع عام شائع کیا کریں۔

تحریک ۶

چونکہ اس کانفرنس کو تبلایا گیا ہے کہ اکثر جگہوں پر مسجدوں کے متعلق نامناسب حرکتیں عمل میں آئی ہیں اسلئے اس کانفرنس کے ہندو ممبران ایسے افعال کو جہاں کہیں بھی وہ سرزد ہوئے ہوں بنظر نفرت دیکھتی ہے۔

تحریک ۷

اس کانفرنس کے ہندو اور مسلمان ممبران اپنے ہم مذہبوں سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ ہندوستان کی دوسری چھوٹی چھوٹی قوموں کے ساتھ پوری رواداری کا برتاؤ کریں اور قومی تعلقات کے ہر ایک سوال میں انصاف اور فیاضی سے کام لیں۔

تحریک ۸

اس کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ ایک قوم کے لوگوں کی طرف سے دوسری قوم کے

لوگوں کا بائیکاٹ کرنا یا اُن سے سوشل یا تجارتی تعلقات کا منقطع کرلینا جیسا کہ ملک کے چند حصوں میں ہوا ہے۔ قابل ملامت ہے اور اس سے ہندوستان کی مختلف قوموں میں اچھے تعلقات کی ترقی پا نہیں زبردست رکاوٹ ہوتی ہے یہ کانفرنس اسلئے تمام قوموں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ اس قسم کے بائیکاٹ یا منافرت سے اجتناب کریں۔

تحریک ۹

یہ کانفرنس ہندوستان کی تمام قوموں کے مرد اور عورتوں سے درخواست کرتی ہے کہ وہ مہاتما گاندھی کے روزے کے آخری نازک ہفتہ میں روزانہ دعا کریں اور ہر ایک گانوں اور قصبہ میں ۸ ر اکتوبر سنہ ۱۹۲۴ء کو عام جلسہ کرکے قوم کی طرف سے قادر مطلق کا شکریہ ادا کریں اور اُسکی جناب میں دعا کریں کہ ہندوستان کی تمام قوموں میں محبت اور اخوت کے جذبات پیدا ہوں اور اتحاد پیدا ہوا۔ اور جن مکمل مذہبی آزادی اور باہمی محبت کے اصولوں کا اظہار اس کانفرنس میں کیا گیا ہے اسپر ہندوستان کی تمام قومیں کاربند ہوں۔

جواہر لال نہرو
و
شعیب قریشی
} سیکرٹریان